بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"فروغ تعلیم دین"

عہدِ متوکل کے بعد ترک و ایران کی آویزش نے خلافتِ عباسیہ کو جو نا قابل برداشت ضعف پہنچایا۔ اس نے بالآخر ہلاکو خاں کی شکل اختیار کر کے سلطنتِ عباسیہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔ اس دور میں مسلمانوں پر اور اسلامی علوم پر کیا گذری اس کا نقشہ احمد حسن زیات اپنی کتاب تاریخ ادب العرب میں یوں پیش کرتا ہے۔

"آباد علاقوں کو ویران کیا، عصمت و ناموس کی قبائیں چاک کیں، کتب خانے جلا ڈالے، مدرسے اجاڑ دیئے، رصد گاہیں مسمار کر دیں، علماء کو دل کھول کر تہ تیغ کیا۔ اسلامی علوم و ادب کے مٹانے کی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، اس ضمن میں بغداد و بخارا میں تاتاریوں نے، شام میں صلیبیوں نے اور اندلس میں اہل یورپ نے جو قیامت خیز آفتیں علوم اسلامیہ پر ڈھائیں ان کے مقابلہ میں دیگر تمام تباہیاں ہیچ ہیں"

ان تمام دھاندھلیوں، آفتوں اور مصیبتوں کے باوجود عربی زبان اور اسلامی علوم کیونکر موجود رہے، زیات لکھتا ہے۔

"یہ ایک معجزہ ہے اور اس کا سہرا قرآنی اعجاز، جامعہ ازہر اور ایوبی خاندان کے سر ہے"

ہمارے نزدیک اس کا تمام تر سہرا محض قرآنی اعجاز کے سر ہے جامعہ ازہر کو اور ایوبی خاندان کو تو پروردگارِ عالم نے اس وقت محض ایک خادم اور سبب بنایا تھا جو ان علوم کے سرپرست اور علوم اسلامیہ کے حاملین اور علماء دین کے ماؤی و ملجا بنے۔ موجودہ دور میں بحمد اللہ تعالیٰ صدر مملکت کے ہاتھوں جامعہ اسلامیہ کو وجود میں لاکر جامعہ اسلامیہ سے وہی کام لے رہا ہے جو اس پُر آشوب دور میں جامعہ ازہر سے لیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل سے اس جامعہ کو نمایاں کامیابیوں سے سرافراز فرمایا ہے کہ

محض تین سال کے مختصر عرصہ میں اس نے ملک کی یونیورسٹیوں کو اپنی افادیت اور معیار کا قائل کرلیا ہے پنجاب یونیورسٹی اور کراچی یونیورسٹی نے جامعہ کی تخصص، شہادت عالمیہ اور اجازہ دوم کی اسناد کو بالترتیب ایم۔اے، بی۔اے اور ایف۔اے کے برابر تسلیم کر کے اور پاکستانی یونیورسٹیوں کے ثانوی تعلیمات کے بورڈوں نے جامعہ کی دسویں کو اپنے ہاں کے میٹرک کے امتحان کے برابر تسلیم کر کے جامعہ کی بہتر کارگذاری پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

جامعہ اسلامیہ صرف ایک تعلیمی ادارہ ہی نہیں بلکہ موجودہ دور میں احیاء علوم اسلامیہ کی ایک مخلصانہ تحریک بھی ہے۔ اس تحریک کو مزید کامیاب بنانے کے لئے ضروری تھا کہ جامعہ کی اس منزل پر ملک کی یونیورسٹیوں کے صدور شعبۂ اسلامیات، ملک کے جیّد و ممتاز علماء کرام اور ماہرین تعلیم کی سطح پر علوم اسلامیہ کے فروغ کے لئے مثبت تدابیر سوچی جائیں اور وقت کی حکومت کو مفید تجاویز پیش کی جاسکیں۔ اور ملک و ملّت کے لئے جامعہ کے وجود کو مفید سے مفید تر بنایا جائے اسی مقصد کے تحت جناب رئیس الجامعہ نے کانفرنس فروغ تعلیم دین کی ایک تجویز مرتب کر کے ۸ اگست ۱۹۶۶ء کو جامعہ اسلامیہ کے بورڈ آف گورنرس کے صدر جناب خان عبدالرشید خان صاحب، چیف آف اوقاف مغربی پاکستان کے سامنے پیش کی اور انہوں نے اسے از راہِ کرم قبول فرمایا۔

یہ کانفرنس حسب پروگرام ماہ حال کی تواریخ ۵۔۶۔۷ کو جامعہ اسلامیہ کے ہال میں انعقاد پذیر ہوئی۔ کانفرنس کو سات اجلاسوں میں تقسیم کیا گیا۔ تین اجلاس پہلے روز اور دو دو اجلاس دوسرے دو روز منعقد ہوئے۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت ہمارے صوبہ کے وزیر اوقاف و تعلیمات عالیجناب خان محمد علی خان صاحب نے فرمائی۔ آپ نے سورۂ فاتحہ کو بحالت قیام تلاوت فرماکر اس مبارک سورت سے کانفرنس کا افتتاح فرمایا۔ افتتاح کا یہ انداز کانفرنس کی طرح اپنی جدا نوعیت کا حامل تھا۔ تلاوتِ کلام مجید کے بعد جناب خان عبدالرشید خان صاحب چیف آف اوقاف نے عالیجناب وزیر صاحب کی خدمت میں خیر مقدم پیش کیا۔ آپ نے کانفرنس کی مقصدیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

> "کانفرنس کی ان مختلف نشستوں میں اسلام کے نظریہ تعلیم، دارالعلوم کی خدمات، برصغیر میں اسلامی اقدار و تعلیمات کو محفوظ رکھنے کی کوششیں اور پھر پاکستان بننے کے بعد ان تعلیمات کو عام کرتے ہیں یونیورسٹیوں اور دارالعلوم کی

جداگانہ مساعی اور اس کے ایک حسین امتزاج یعنی جامعہ اسلامیہ کے نصاب اور طریقہ کار پر ہمارے ملک کے مایہ ناز علماء، ہماری یونیورسٹیوں کے شعبۂ اسلامیات کے صدر اور جامعہ کے اساتذہ کرام اور ماہرین تعلیم اپنے اپنے خیالات سے ہمیں مستفید فرمائیں گے۔ اور پھر ایک مذاکرہ کی صورت میں تعلیمات اسلامی کو عام کرنے اور معاشرہ کو ان تعلیمات سے متأثر کرنے کے طریقہ کار پر غور کیا جائے گا۔"

خیر مقدم کے بعد جامعہ اسلامیہ کے رئیس الجامعہ جناب سید حامد حسن صاحب بلگرامی نے، اسلام میں تعلیم کے نصب العین، کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش فرمایا۔ آپ نے اسلامی تعلیم کے نصب العین کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا۔

"مسلمانوں کے نزدیک اسلامی تعلیم کا مقصد تسخیر کائنات رہا۔ تاکہ کائنات کی ہر شئے بندۂ مومن کے زیر نگیں ہو اور خود مسلمانوں کی زندگی کا مقصد ذاتِ باری تعالیٰ کی معرفت رہے جس کی خلش انسان کے قلب کی گہرائیوں میں مضمر ہے گویا اسلامی نظریہ تعلیم کی جولانگاہ دنیا ہی نہیں آخرت بھی ہے۔"

اس کے بعد کراچی یونیورسٹی کے ڈین آف فیکلٹی آف اسلامیات حضرت مولانا منتخب الحق صاحب نے "ہمارے قدیم مدارس اور درسگاہیں اور معاشرہ پر ان کا اثر" کے عنوان پر اپنے خیالات عالیہ سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ۔

"مدارس اور ان کا معاشرہ پر اثر" کے کسی شعبہ کو اس وقت تک روشناس نہیں کرایا جاسکتا جب تک اس کا سلسلہ براہِ راست مسجد نبوی میں قائم ہونے والے اسلامی تاریخ کے اولین مدرسہ یعنی اصحاب صفہ سے نہ جوڑا جائے۔ آپ نے صحابہ کرام کے اصلاحی کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے نہایت مؤثر انداز سے فرمایا کہ بعثت سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کونسی برائی تھی جس کا نام لیا جاسکتا ہو۔ اور اس وقت کی دنیا میں وہ مروّج نہ ہو۔ پھر اسی مدرسہ کے تربیت یافتگان کی ہی برکت تھی کہ معاشرہ تمام محاسن سے آراستہ و پیراستہ ہوگیا۔ کفر و معصیت کی تمام ظلمتیں چھٹ گئیں اور دنیا ایمان اور عمل صالح کی تنویرات سے جگمگا اٹھی۔

آخر میں صاحب صدر نے اپنے خطبہ صدارت سے حاضرین کو مشرف فرمایا۔ آپ نے جناب ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی رئیس الجامعہ جامعہ اسلامیہ کی بے لوث خدمات اور مساعی مشکور کا نہایت عقیدت و محبت سے تذکرہ فرمایا۔ موصوف محترم نے اس عظیم الشان کانفرنس کو برصغیر میں منعقد ہونے والی تمام کانفرنسوں میں

مبارک ترین اور منفرد نوعیت کی کانفرنس کا لقب دیا۔ آپ نے موجودہ دور میں علماء کے کردار کی اہمیت پر فاضلانہ اور مشفقانہ انداز سے زور دیتے ہوئے علماء سے یوں ارشاد فرمایا۔

"میں ہر مکتب فکر کے علماء سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسلام کی عظمت کے احیاء اور ملت اسلامیہ کی سربلندی کے لئے آپس میں شیر وشکر ہو جائیں اور ماضی کی تلخیوں کو فراموش کر کے نیکی کے تمام کاموں میں ایک دوسرے سے بھرپور تعاون کریں۔"

اس کے بعد آپ نے جامعہ اسلامیہ کی افادیت مقصدیت و نصب العین پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔

"معاشرہ میں اسلام کی صحت مند اقدار کو عام کرنے اور تمام معاشرتی برائیوں کو دور کرنے اور سماج دشمن عناصر کی مذموم سرگرمیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے ہمیں ایسے علماء درکار ہیں جو عزم و یقین، ہمت و استقلال صبر و تحمل اور اتحاد و تعاون کے ساتھ آگے بڑھیں اور ان علماء کے نقش قدم پر چلیں جنہوں نے ماضی میں اپنے کردار و عمل سے اس ضمن میں شاندار روایات قائم کی تھیں۔ اشاعت اسلام کے ساتھ ساتھ معاشرہ کو صالح بنانا علماء ہی کا کام ہے علماء استحکام وطن کے کام میں بھی نمایاں حصہ لے سکتے ہیں اور زندگی کے ہر اہم معاملے میں عوام کی مناسب رہبری کر سکتے ہیں جامعہ اسلامیہ کا قیام بھی انہی مقاصد کے پیش نظر عمل میں آیا ہے"

آپ نے مزید فرمایا مجھے خوشی ہے کہ جامعہ اسلامیہ میں ان مقاصد کے حصول کے لئے ایک جامع نصاب ترتیب دیا گیا ہے جو قدیم و جدید کا سنگم ہے

اس کانفرنس کی مجلس استقبالیہ مندرجہ ذیل نامور حضرات پر مشتمل تھی۔

۱۔ جناب خان عبد الرشید خان صاحب صدر بورڈ آف گورنرز، جامعہ اسلامیہ بہاولپور و چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف حکومت مغربی پاکستان

۲۔ جناب سید حسین حیدر صاحب سی ایس پی، کمشنر بہاولپور

۳۔ جناب ڈاکٹر سید حامد حسین بلگرامی رئیس الجامعہ اسلامیہ بہاولپور

۴۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب "افغانی" "شیخ التفسیر" جامعہ اسلامیہ بہاولپور

۵۔ حضرت مولانا سید احمد سعید صاحب "کاظمی" "شیخ الحدیث" جامعہ اسلامیہ بہاولپور

۶۔ جناب بریگیڈیر میر افضل خانصاحب

۷۔ جناب سید نوازش علی شاہ صاحب ڈی۔آئی۔جی۔ پولیس بہاولپور

کانفرنس میں پاکستان کے بیشتر جید و ممتاز علماء کے علاوہ کراچی، حیدرآباد اور پشاور یونیورسٹی کے صدور شعبہ اسلامیات اور پنجاب یونیورسٹی کے صدر شعبہ اسلامیات کے نمائندے اور مغربی پاکستان

کے محکمۂ تعلیم کے پانچ مندوبین نے شرکت فرمائی۔ ان میں اکثر حضرات نے اپنے بلند پایہ مقالات سے کانفرنس کو سرافراز فرمایا اور اپنے خیالات عالیہ سے ہماری رہنمائی فرمائی۔ مجلّۂ جامعہ اسلامیہ کا یہ شمارہ انھیں حضرات کی کاوش فکر پر مشتمل ہے۔ ہمارا خیال ہے "انشاءاللہ" یہ مجموعہ پاکستان میں دینی تعلیم کے فروغ کی تحریک کو کامیاب بنانے میں مدد ومعاون ہوگا۔ اور ملک و ملّت کے بہی خواہوں کے لئے ایک راہنما کا کام دے گا۔

کانفرنس کا آخری اجلاس حضرت مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مقالات کے علاوہ مختلف علماء اور ماہرین تعلیم نے چند ضروری تجاویز پیش فرمائیں۔ اجلاس نے بالاتفاق ان تجاویز کو قبول فرمایا اور پُرزور تائید کی۔ ان تجاویز میں جامعہ اسلامیہ کے نصاب پر اطمینان کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ یہ تجاویز باصلہا مقالات کے آخر میں پیش خدمت ہیں۔ امید ہے ہمارے قارئین کرام بھی ان سے اتفاق فرمائیں گے۔

ہم اس موقع پر اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ وزیر تعلیم و اوقاف، خان محمد علی خان صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کریں کہ انہوں نے کانفرنس کی افتتاح کے لئے وقت نکالا اور نہایت پُراثر خطبہ سے ہمیں نوازا۔ ہم جناب خان عبدالرشید خان صاحب کے بھی متشکر ہیں کہ انہوں نے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے جملہ وسائل فراہم فرمائے۔ اور ہم بالخصوص جناب سید حسین حیدر صاحب سی۔ ایس۔ پی، کمشنر بہاول پور کے ممنون ہیں کہ انہوں نے بہاول پور میں جملہ علماء کرام اور مدعوین حضرات کے لئے ہر طرح کی رہائشی سہولتیں فراہم کرنے کے علاوہ ہر ممکن طریقہ سے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے رئیس الجامعہ صاحب کی خصوصی اعانت فرمائی۔

آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جامعہ اسلامیہ کو روزافزوں ترقی نصیب فرمائے اور اس ادارہ کو ملک و ملّت کے لئے بیش از بیش افادیت کا حامل اور تاریخ اسلام کی عظیم ترین اسلامی یونیورسٹیوں کی خصوصیات و افادیت کا آئینہ دار بنا دے۔ آمین۔

مدیر معاون